۹۔ اردو اخبار میں صحت و تندرستی سے متعلق شائع ہونے والے مضامین پڑھیں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس پر بات چیت کریں۔

جواب: ہمارے بزرگوں نے اسی لیے لمبی اور صحت مند عمریں پائیں کیونکہ وہ ساری عمر محنت مشقت کرتے رہے۔ آج اگر لوگ ورزش کے لیے سائیکل چلاتے ہیں تو وہ کام پر جانے کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔ آج اگر صبح کی سیر پیدل ہوتی ہے تو وہ کام پر روزانہ پیدل جایا کرتے تھے۔ وہ لوگ زمینداری جیسے محنت والے کام کرتے اور ہٹے کٹے رہتے۔ آج ہم لوگ دفتروں میں محصور ہو چکے اور ہمارا معمول دفتر سواری پر جانا، واپس آکر کھانا کھانا اور پھر ٹی وی کے آگے بیٹھ جانا، جو وقت بچ گیا وہ کمپیوٹر کے آگے بیٹھ گئے۔ اس طرح اب کھلے میدان کے کھیل کم ہوتے جا رہے ہیں اور لوگ ورزش چھوڑ چکے ہیں۔

ہماری حکومت کو چاہیے اگر اس نے ایک توانا اور محنتی قوم کی بنیاد رکھنی ہے تو پھر ورزش کی طرف سب کا دھیان لگائے۔ ٹی وی پر ورزش کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اور ایسے کھیل تواتر سے دکھائے جائیں جو ورزش کی طرف مائل کریں۔ کبڈی، دنگل وغیرہ کا قومی پیمانے پر انعقاد صحت مند ترجیح ہو سکتی ہے۔ اگر موجودہ روش جاری رہی تو چند سالوں میں ہم سب لوگ ڈپریشن کا شکار ہو جائیں گے اور بیماریاں ہمیں ہر طرف سے گھیر لیں گی۔ ہمیں خود بھی چاہیے کہ موبائل فون، کیبل اور کمپیوٹر پر وقت ضائع نہ کریں، چند لمحے نکال کر کسی صحت مند کھیل میں حصہ لیں اور ورزش کے فوائد حاصل کریں۔

صحت مند رہنے کے لیے متوازن غذا کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ متوازن غذا سے مراد ہے کہ ہم ہر صحت بخش چیز کھائیں مگر اعتدال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم خوراک کو توانائی کے حصول سے زیادہ مزہ حاصل کرنے کے لیے کھاتے ہیں، مرغن غذاؤں کا رواج بہت ہو گیا ہے، تلی ہوئی، تیز مصالحوں والی چٹ پٹی اشیاء عوام میں مقبول ہیں۔ ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔ ''کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔'' جب کچھ بھوک باقی ہو تو کھانا چھوڑ دینا چاہیے۔

سبق نمبر4

بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق

مرکزی خیال

بابائے اردو مولوی عبدالحق بہت بڑے ادیب، مترجم اور مشہور محقق تھے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشن کانفرنس علی گڑھ کے تحت قائم شدہ ایک علمی شعبہ جس کا نام ''انجمن اردو'' تھا کے چوتھے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ آپ کی لگن کی وجہ سے انجمن بہت جلد ایک فعال تعلیمی ادارہ بن گیا۔ اورنگ آباد میں مولوی صاحب جس بنگلے میں رہتے تھے اس کا باغ نہایت شاندار تھا جس میں بہت سے مالی کام کرتے تھے۔ ایک مالی کا نام ''نام دیو'' تھا مولوی صاحب اس کے کام کو بے حد پسند کرتے تھے۔ ایک روز باغ میں شہد کی مکھیوں کا جھنڈ آ گیا نام دیو اپنے کام میں اتنا محو تھا کہ اسے خبر ہی نہ ہوئی۔ مکھیاں اس سے لپٹ گئیں، ایسا کاٹا کہ بے چارہ بے دم ہو گیا۔ آپ نے نام دیو مالی کے نام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔ آپ مذہب سے بالاتر ہو کر سوچتے تھے۔ لوگ آپ کی عزت آپ کے کام کی وجہ سے کرتے تھے۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو ۲۳ مارچ ۱۹۵۹ء کو حکومت پاکستان کی طرف سے صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی عطا کیا گیا۔

خلاصہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق نامور ادیب، مترجم اور مشہور محقق تھے۔ ابتدائی تعلیم میرٹھ سے حاصل کی۔ ۱۸۹۴ء میں علی گڑھ سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ جنوری ۱۹۰۲ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشن کانفرنس علی گڑھ کے تحت ایک انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ اسی انجمن کے تحت عثمانیہ یونیورسٹی بنی جس کے ایک طالب علم محمد یوسف نے آپ کو بابائے اردو کا خطاب دیا جو کہ بعد میں نہایت مشہور ہوا اور آپ کے نام کا حصہ بن گیا۔ پاکستان بننے کے بعد ہندو مسلم فسادات بڑھنے لگے جس کی وجہ سے انجمن کو نقصان پہنچا۔ کراچی میں آپ نے انجمن کا دفتر قائم کیا اور کام شروع کر دیا۔ انجمن کی عمارت میں اردو کالج قائم کیا

جسے یونیورسٹی کا درجہ دلوانے کی آپ کی خواہش آپ کی زندگی میں پوری نہ ہو سکی، بعد میں اسے وفاقی اردو یونیورسٹی کا درجہ مل گیا۔

نکات الشعرا، ذکرِ میر، مخزن نکات، قواعد اردو، قدیم اردو، چند ہم عصر کے علاوہ بہت سی اردو کتابیں لکھیں۔ آپ ۱۶ اگست ۱۹۶۱ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کو وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی کے عبدالحق کیمپس کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

پیراگراف کی تشریح

اقتباس نمبر۱۔ اسی بنگلے کا باغ .... ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔

حوالہ متن: **سبق کا نام:** بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق

تشریح: مولوی عبدالحق اورنگ آباد میں جس بنگلے میں رہائش پذیر تھے وہ بہت بڑا اور شاندار تھا۔ اس بنگلے کا باغ بھی نہایت خوبصورت تھا جس میں بہت سے مالی کام کرتے تھے۔ ان میں سے ایک جسے نام دیو مالی کہا جاتا وہ آپ کا پسندیدہ مالی تھا۔ ایک دفعہ باغ میں نام دیو کام کر رہا تھا کہ شہد کی مکھیوں کا ایک جھنڈ آیا اور نام دیو مالی کو لپٹ گیا۔ آخر کار وہ دم توڑ گیا۔ آپ نے اسی کے حوالے سے ایک خاکہ لکھا، جس کا نام ''نام دیو مالی'' رکھا۔ وہ اتنا مشہور ہوا کہ نام دیو مالی کا نام ہمیشہ کے لیے زندہ ہو گیا۔

اقتباس نمبر۲۔ حالات اس قدر سنگین .... اردو زبان میں حل کرتے تھے۔

حوالہ متن: **سبق کا نام:** بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق

تشریح: آپ نے انجمن کے دفتر کو اورنگ آباد سے دلی منتقل کیا مگر جب پاکستان بنا تو ہندو مسلم فسادات جنم لینے لگے اور اس صورتحال میں انجمن کو بھی نقصان پہنچا دو کارکن بھی شہید ہو گئے۔ یوں دلی میں رہ کر انجمن کو چلانا ناممکن ہو گیا۔ لہٰذا آپ پاکستان تشریف لے آئے۔ انجمن کا دفتر کراچی میں قائم کیا۔ اس کی عمارت میں اردو کالج بھی قائم کیا۔ جہاں تمام مضامین اردو میں پڑھائے جاتے اور امتحانات بھی اردو میں لیے جاتے۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

- **بابائے اُردو کس کا لقب ہے؟**

جواب: بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا لقب ہے۔

- **آپ بابائے اُردو کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟**

جواب: بابائے اُردو مولوی عبدالحق ۲۰ اپریل ۱۸۷۰ء میں ہندوستان کے ضلع میرٹھ کے علاقے ہاپڑ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی ایف۔ اے تک ضلع میرٹھ میں پڑھتے رہے۔ ۱۸۹۴ء میں علی گڑھ سے بی۔ اے کیا اور ۱۸۹۵ء میں حیدر آباد کے ایک سکول میں ملازمت کی اسکے بعد صدر مہتمم تعلیمات ہو کر اورنگ آباد منتقل ہو گئے۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محقق	تحقیق کرنے والا/ والی	بے دم ہونا	مر جانا
صدر مہتمم	پرنسپل، سربراہ ادارہ	تدریس	پڑھانا
شفیق	محبت کرنے والا	حسرت	افسوس، خواہش
محو	مصروف	ملنسار	ملنے والا

پڑھنے کے دوران میں

- **مولوی عبدالحق کا اپنے شاگردوں کے ساتھ رویہ کیسا تھا؟**

جواب: مولوی عبدالحق صاحب بہت ملنسار اور شفیق استاد تھے۔ آپ کا اپنے شاگردوں کے ساتھ رویہ قابل دید تھا۔ دورانِ تدریس طالبعلموں میں گھل مل جاتے ان سے اپنے بچوں کی طرح بدسلوک کرتے تھے طالبعلم بھی اُن سے بہت محبت کرتے تھے۔

○ اُردو کالج کے نتائج سے کیا بات ثابت ہوتی ہے؟

جواب: اُردو کالج کے نتائج سے یہ ثابت ہوا کہ اگر اُردو کو ذریعہ تعلیم بنادیا جائے تو بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) مولوی عبدالحق کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مولوی عبدالحق ۲۰ اپریل ۱۸۷۰ء میں ہندوستان کے ضلع میرٹھ کے علاقے ہاپڑ میں پیدا ہوئے۔

(ب) مولوی عبدالحق ایک شفیق استاد تھے؟ وضاحت کریں؟

جواب: مولوی عبدالحق ایک شفیق استاد تھے شاگردوں کے ساتھ انکا رویہ قابل دید تھا، دوران تدریس طالب علموں میں گھل مل جاتے طالب علم بھی اُن سے بہت محبت کرتے تھے ایک دفعہ آموں کے موسم میں کسی طالب علم نے کہا: ''مولوی صاحب! اس موسم میں ابھی تک آم نہیں کھائے، دوسرے دن مولوی صاحب آموں کی پیٹیاں لے آئے اور تمام طالباء نے مزے سے آم کھائے۔

(ج) مولوی عبدالحق نے انجمن کا دفتر حیدرآباد سے دلی کیوں منتقل کیا؟

جواب: مولوی عبدالحق اورنگ آباد کو چھوڑ کر دلی چلے گئے اور ساتھ ہی انجمن کا دفتر حیدرآباد سے دلی منتقل کردیا کیونکہ دلی ملک کا صدر مقام تھا۔ ملک کے بارے میں سارے فیصلے یہیں ہوتے تھے۔ ان دنوں میں تحریکِ پاکستان اپنے عروج پر تھی۔ مولوی صاحب اس تحریک میں اردو زبان کی حفاظت کے حوالے سے شامل رہے۔

(د) بابائے اردو کی کون سی حسرت ان کے مرنے کے بعد پوری ہوئی؟

جواب: مولوی عبدالحق نے انجمن کے دفتر کی عمارت میں اردو کالج کی بنیاد رکھی۔ اس کالج میں تمام مضامین اردو میں پڑھائے جانے لگے۔ طلبہ تمام مضامین کے پرچے بھی اردو زبان میں حل کرتے تھے۔ جب اس کالج کے نتائج سامنے آئے تو سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اگر اردو کو ذریعہ تعلیم بنادیا جائے تو اس طرح بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اس کامیاب تجربے کے بعد مولوی صاحب کے دل میں اس کالج کو اردو یونیورسٹی بنانے کی حسرت جاگی۔ یہ حسرت ان کی زندگی میں تو پوری نہ ہوئی مگر بعد میں اس کالج کو وفاقی اردو یونیورسٹی کا درجہ مل گیا۔ وفاقی اردو یونیورسٹی کا ایک کیمپس وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں قائم ہے۔

(ہ) حکومتِ پاکستان نے مولوی عبدالحق کی خدمات کو کس طرح سراہا؟

جواب: آپ کی خدمات کے اعتراف میں ۲۳ مارچ، ۱۹۵۹ء کو حکومت پاکستان نے آپ کو صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی عطا کیا۔

۲۔ درج ذیل فقرات میں سے درست اور غلط کی نشاندہی کریں اور غلط فقرات کو درست کر کے لکھیں۔

○ مولوی عبدالحق کراچی میں پیدا ہوئے۔ صحیح/**غلط** ✓

درست: مولوی عبدالحق <u>ہندوستان</u> کے <u>ضلع میرٹھ</u> کے <u>علاقے ہاپڑ</u> میں پیدا ہوئے۔

○ مولوی عبدالحق کو بابائے اردو کا خطاب جامعہ عثمانیہ کے ایک طالب علم محمد یوسف نے دیا۔ ✓ **صحیح**/غلط

○ ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے اردو کی خدمت کے لیے تمام زندگی وقف کردی تھی۔ ✓ **صحیح**/غلط

○ مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو کے پہلے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ صحیح/**غلط** ✓

درست: مولوی عبدالحق انجمن ترقی اردو کے <u>**چوتھے**</u> سیکرٹری منتخب ہوئے۔

○ حکومتِ پاکستان نے مولوی عبدالحق کی خدمات کے صلے میں نشان حیدر پیش کیا۔ صحیح/**غلط** ✓

درست: حکومتِ پاکستان نے مولوی عبدالحق کی خدمات کے صلے میں <u>**صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی**</u> پیش کیا۔

۳۔ سبق کی روشنی میں دی گئی خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پر کریں۔

(الف) بابائے اُردو مولوی عبدالحق بہت بڑے **محقق** تھے۔

(ب) مولوی عبدالحق نے **۱۸۹۵ء** میں حیدرآباد میں ایک سکول میں ملازمت کی۔

(ج) اُردو کالج میں تمام مضامین **اُردو** میں پڑھائے جانے **لگے**۔

(د) مولوی صاحب کو آخری میں خرابی **ہاضمہ** کی شکایت تھی۔

(ہ) مگر جب بھی تھوڑے ہوش میں آتے تو **انجمن** اور اُردو کے الفاظ ان کے منہ سے نکلتے۔

سنیے اور بولیے

۴۔ درج ذیل اقتباس ڈاکٹر مولوی عبدالحق کی تحریر ''نام دیو مالی'' سے لیا گیا ہے۔ اسے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات کے جواب دیں۔

''نام دیو مالی کی کوئی اولاد نہ تھی وہ اپنے پودوں اور پیڑوں ہی کو اپنی اولاد سمجھتا تھا اور اولاد کی طرح ان کی پرورش اور نگہداشت کرتا۔ ان کو سرسبز اور شاداب دیکھ کر ایسا ہی خوش ہوتا جیسے ماں اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ ایک سال بارش بہت کم ہوئی۔ کنوؤں اور باولیوں میں پانی برائے نام رہ گیا۔ باغ پر آفت ٹوٹ پڑی۔ بہت سے پودے اور پیڑ تلف ہوگئے جو بچ رہے وہ ایسے نڈھال اور مرجھائے ہوئے تھے جیسے دق کے بیمار، لیکن نام دیو کا چمن ہرا بھرا تھا۔ اور وہ دور دور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ یہ وہ وقت تھا کہ قحط نے لوگوں کے اوسان خطا کر رکھے تھے اور انہیں پینے کو پانی مشکل سے میسر آتا تھا۔ مگر یہ خدا کا بندہ کہیں نہ کہیں سے لے ہی آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ جب پانی کی قلت اور بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھوڈھو کے لانا شروع کیا۔ پانی کیا تھا، یوں سمجھیے کہ آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں آب حیات تھا۔ میں نے اس بے مثل کارگزاری پر اسے انعام دینا چاہا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ شاید اس کا کہنا ٹھیک تھا کہ اپنے بچوں کو پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔''

(الف) نام دیو مالی اپنے پودوں اور پیڑوں کی دیکھ بھال کس طرح کرتے تھے؟

جواب: نام دیو مالی کی کوئی اولاد نہ تھی وہ اپنے پودوں اور پیڑوں ہی کو اپنی اولاد سمجھتا تھا اور اولاد کی طرح ان کی پرورش اور نگہداشت کرتا۔ ان کو سرسبز اور شاداب دیکھ کر ایسا ہی خوش ہوتا جیسے ماں اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔

(ب) قحط کے دوران میں نام دیو مالی نے پودوں کو کس طرح ہرا بھرا رکھا؟

جواب: وہ دور دور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ یہ وہ وقت تھا کہ قحط نے لوگوں کے اوسان خطا کر رکھے تھے اور انہیں پینے کو پانی مشکل سے میسر آتا تھا۔ مگر یہ خدا کا بندہ کہیں نہ کہیں سے لے ہی آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ جب پانی کی قلت اور بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھوڈھو کے لانا شروع کیا۔ پانی کیا تھا، یوں سمجھیے کہ آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں آب حیات تھا۔

(ج) آب حیات سے کیا مراد ہے؟

جواب: آب حیات سے مُراد وہ پانی جس کے پینے سے انسان ہمیشہ زندہ رہے گا۔

زبان شناسی

متشابہ الفاظ بلحاظ املاء۔

ایسے الفاظ جن کا املا ایک ہی ہو لیکن ان کے معنی مختلف ہوں جیسے:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ادا	ادا کرنا	ادا	طرز، ڈھنگ
بار	پھل۔ بوجھ	بار	دفعہ
بیڑا	کشتی	بیڑا	پان
بین	بجانے کا آلہ	بین	رونا
ملکہ	بادشاہ کی مونث	ملکہ	لیاقت

www.downloadclassnotes.com

مہر	محبت	مہر	سورج
نفس	سانس	نفس	خواہش
ضد	الٹ	ضد	اُڑ جانا
تاریخ	مہینے کا دن	تاریخ	روایات / ماضی
شملہ	ایک شہر کا نام	شملہ	پگڑی کا طرّہ

۵۔ مندرجہ ذیل متشابہ الفاظ کے معنی لغت سے دیکھ کر لکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ریت	رسم ورواج	ریت	دریا کے کنارے پائے جانے والی ریت
چَین	آرام وسکون	چین	ایک ملک کا نام
پُل	دریاؤں نہروں پر راستہ جہاں سے گاڑیاں گزرتی ہیں	پَل	لمحہ

پچھلے سبق میں آپ نے تلخیص کی تعریف اور معیاری خلاصے کی خصوصیات پڑھی ہیں۔ ذیل میں مثال کے طور پر ایک عبارت کی تلخیص دی جارہی ہے۔

نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دورِ جدید کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے تیار رہیں یہ دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ دنیا تیزی کے ساتھ ارتقائی مراحل طے کر رہی ہے۔ جو افراد قومیں ان جدید تقاضوں کی تکمیل نہ کر سکیں وہ رفتار کا ساتھ نہیں دے سکیں اور زمانہ انھیں پامال کرتے ہوئے گزر جائے گا۔ طلبہ کو ہے کہ وہ عہد حاضر کے سائنسی ماحول میں اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ وہ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں عزت کا مقام حاصل کر سکیں۔

تلخیص: نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے علوم پر دسترس حاصل کریں تاکہ وہ موجود سائنسی دور میں دُنیا کی ترقی یافتہ اقوام میں بلند مقام حاصل کر سکیں۔

۶۔ مندرجہ ذیل عبارت کی تلخیص کریں۔

گھروں کی آرائش وزیبائش پودوں اور سبزے کا بہت بڑا دخل ہے اگر مکان صاف ستھرا ہو، اس کے اندر تمام تر سامان سلیقے اور قرینے سے آراستہ کیے گئے ہوں، مناسب جگہوں پر گلدان آراستہ ہوں، صحن میں پودے اور خوش نما درخت ترتیب سے لگے ہوئے ہوں۔ سبزہ کے قطعات دل کش ودلفریب انداز میں بنائے گئے ہوں تو مکان نہایت ہی خوب صورت اور جنت نما معلوم ہوگا اور اس میں رہائش پذیر لوگ مسرت سے اپنی زندگی بسر کر سکیں گے۔

تلخیص: گھروں کی آرائش وزیبائش سلیقے اور قرینے سے کی جائے تو مکان خوبصورت اور جنت نما ہوگا اور اسکے رہنے والے خوشی سے زندگی گزاریں گے۔

عمل کیجیے

۷۔ انٹرنیٹ کے ذریعے بابائے اُردو کی تصویر اور معلومات حاصل کریں اور معلومات کو لکھیں۔

۱۔ مولوی عبدالحق ۲۰ اپریل ۱۸۷۰ء میں ہندوستان کے ضلع میرٹھ کے علاقے ہاپڑ میں پیدا ہوئے۔
۲۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔
۳۔ ایف۔ اے تک ضلع میرٹھ میں پڑھتے رہے۔
۴۔ ۱۸۹۴ء میں علی گڑھ سے بی۔ اے کیا۔
۵۔ ۱۸۹۵ء میں حیدر آباد کے ایک سکول میں ملازمت اختیار کی۔
۶۔ بعدازاں صدر مہتمم تعلیمات ہو کر اورنگ آباد منتقل ہو گئے۔
۷۔ ۱۹۱۶ء میں انجمن ترقی اُردو کے چوتھے سیکرٹری منتخب ہوئے۔
۸۔ حیدر آباد دکن کی عثمانیہ یونیورسٹی انجمن ترقی اردو کی کوششوں سے قائم ہوئی۔
۹۔ ۱۹۳۵ء میں جامعہ عثمانیہ کے ایک طالب علم نے انہیں بابائے اُردو کا خطاب دیا۔

www.downloadclassnotes.com

۱۰۔ مولوی عبدالحق اورنگ آباد کر دِلی منتقل ہو گئے اور انجمن ترقی اردو کا دفتر بھی دلی منتقل کر دیا۔

۱۱۔ قیام پاکستان کے بعد مولوی عبدالحق پاکستان آ گئے اور کراچی میں انجمن ترقی اردو کا دفتر قائم کیا۔

۱۲۔ انجمن ترقی اردو کے دفتر میں ہی اُردو کالج کی بنیاد رکھی۔

۱۳۔ مولوی عبدالحق کی وفات کے بعد اُردو کالج کو وفاقی اردو یونیورسٹی کا درجہ مل گیا جسکا ایک کیمپس اسلام آباد میں قائم ہے۔

۱۴۔ مولوی عبدالحق نے بہت سی کتابیں بھی لکھیں۔

۱۵۔ آپ کی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے ۲۳ مارچ ۱۹۵۹ء کو صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی عطا کیا۔

۱۶۔ ۱۶ اگست ۱۹۶۱ء کو آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔

۱۷۔ آپکا مزار وفاقی یونیورسٹی کراچی کے عبدالحق کیمپس کے احاطے میں ہے۔

۸۔ مولوی عبدالحق کی زندگی اور ان کی اردو کے لیے خدمات کے حوالے سے ہر طالب علم پانچ پانچ سوال تیار کرے۔ تمام سوالات یکجا کر کے استاد صاحب کو دکھائیں وہ ان سوالات کی جانچ پڑتال کریں اور حتمی سوالات کی مدد سے کوئز مقابلے کا اہتمام کریں۔

جواب:

1- مولوی عبدالحق نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟
2- ڈاکٹر مولوی عبدالحق کی اردو کے لیے خدمات بیان کریں۔
3- مولوی عبدالحق کا حلیہ بیان کریں۔
4- مولوی صاحب کو کیا مرض لاحق تھا؟
5- مولوی عبدالحق کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
6- مولوی عبدالحق نے انجمن کا دفتر حیدر آباد سے دلی منتقل کیوں کیا؟
7- سر سید احمد خان کی شخصیت کا مولوی عبدالحق پر کیا اثر ہوا؟
8- مولوی عبدالحق کا سن پیدائش و وفات لکھیں۔
9- بابائے اردو کی کون سی حسرت ان کے مرنے کے بعد پوری ہوئی؟
10- حکومتِ پاکستان نے مولوی عبدالحق کی خدمات کو کس طرح سراہا؟

۹۔ قومی زبان اردو سے ہم اپنی محبت کا اظہار کیسے کر سکتے ہیں اپنی رائے کا اظہار کریں۔

جواب: قومی زبان و ادب کسی ملک کے اتحاد اور یکجہتی کے پیچھے ایک متحرک قوت ہوتی ہے جو اسے دوسری قوموں سے ممتاز بناتی ہے۔ بشرطیکہ آپ اپنی قومی زبان کو اہمیت دیں۔ قومی زبان کے احترام کا مقصد یہ ہے کہ یہ بنیادی زبان ہونے کے ساتھ ساتھ ہر سطح پر رابطے کا ترجیحی ذریعہ ہونا چاہیے۔ لہٰذا قومی زبان کو ثقافت اور میڈیا کا لازمی حصہ سمجھا جا سکتا ہے۔ زبان کے نقطۂ نظر سے ریاستی مراکز اپنے فرائض انجام دے سکیں۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ معاشرے کو متحد اور یکجا کرے اور اپنی شناخت کے احساس کو برقرار رکھے۔

قومی زبان ثقافت کے اظہار کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اقدار، عقائد اور رسومات کو بات چیت کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر قومی زبان ایک اہم سماجی کردار ادا کرتی ہے۔ قومی زبان وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے ثقافت اور اس کی روایات اور مشترکہ اقدار کو پہنچایا اور محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

قومی زبان کسی بھی ملک کی وحدت اور یگانگت کی آئینہ دار ہوتی ہے چاہے ملک میں کتنی ہی علاقائی زبانیں ہوں۔ کسی بھی ملک کے نام، حدود، کرنسی یا پرچم کے علاوہ قومی زبان کسی ملک کو محترم بناتی ہے قومی زبان واضح طور پر کسی ملک کے قومی کردار کی نشاندہی کرتی ہے اگر آپ کسی ملک کے معاشرے کی گہرائی کو سمجھنا چاہتے ہیں تو آپ کو ان کی قومی زبان بولنا، لکھنا اور سمجھنا ضروری ہوگا۔ کسی ملک کی قومی زبان کسی ملک کے لوگوں کو دوسروں سے منفرد اور ممتاز کرتی ہے اور کاروباری اداروں کی سطح پر تعلق کا ایک بہتر ذریعہ ہوتی ہے۔ تاریخ سے ملنے والی مثالوں سے یہ بات عیاں ہے کہ تمام عظیم رہنماؤں نے اپنی قومی زبان کو مضبوط بنانے کے لیے پوری کوشش کی۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اردو کو پاکستان کی سرکاری زبان قرار دیا تھا۔ پاکستان کے آئین میں بھی سرکاری زبان اردو ہے رابطے کی زبان اردو ہی ہے لیکن حتی المقدور کوششوں کے ابھی تک سرکاری زبان اردو نہیں بن سکی اور پاکستان کے سرکاری اداروں میں خط و کتابت انگریزی زبان میں ہی ہوتی ہے۔